صفحہ نمبر ۱۴۲ ۱۴۳ سے لایق توجہ گورنمنٹ داعیان مذہب

اشاعۃ السنۃ النبویہ

علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ

نمبر دہم — معہ — جلد چہارم

ضمیمہ متضمن مسایل ہمہ مذہب محمدیہ اہل السنۃ

بابت ذیقعدہ ۱۲۹۸ھ مطابق اکتوبر ۱۸۸۱ء

شرح قیمت وغیرہ امور متعلقہ رسالہ

درجات و مراتب			قیمت سالیانہ	
درجہ	مرتبہ		بابت رسالہ	بابت ضمیمہ
۱	اخص قیمت	اسلامی ریاستوں کے نواب اور رئیس۔	للعہ	سے
۲	خاص قیمت	گورنمنٹ انگریزی و معزز عہدہ داران گورنمنٹ و عامہ غنیا و لائبریری و سوسائیٹی ہا	عہ	سے
۳	عام قیمت	متوسط اہل وسعت	ے	عہ ۸ر
۴	رعایتی قیمت	کم وسعت جو دس روپیہ یا ہوا سے زیادہ آمدنی نہ رکھیں اور سالانہ پیشگی داخل کریں	ے	۱۲ر
۵	للّٰہی قیمت	بیوسعت جو دس روپیہ یا ہوا یکی آمدنی نہ رکھیں مگر علمیت رکھیں اور اشاعت کریں	ثواب آخرت	دعاء خیر

ضمیمہ رسالہ سے علیحدہ فروخت نہوگا ہاں رسالہ بدون ضمیمہ ملسکیگا۔ اسکی وجہ یہہ ہے کہ ضمیمہ کی بہت باتونکی تفصیل و دلیل رسالہ مین مندرج ہے لہذا بدون رسالہ ضمیمہ سے مطلب براری ناظرین ممکن نہین اور رسالہ کی کوئی بات متعلق ضمیمہ نہین ہے اسلئے رسالہ سے بدون ضمیمہ کاربراری ممکن ہے ❊

۲۔ جنکے نام اصل رسالہ یا اسکا ضمیمہ بلا درخواست پہنچے وہ حسب حیثیت خود اسی مہینے سے قیمت واجب الادا تصور فرماوین جس مہینے کا پرچہ وصول پاوین اور جنکو خریداری منظور نہو وہ اصل رسالہ یا صرف ضمیمہ واپس کرین ❊

۳۔ خط و کتابت متعلق پرچہ راقم کے نام پورے عنوان و نشان مندرجہ ذیل سے ہونا ضرور ہے اور ارسال زر بذریعہ منی آرڈر ڈاکخانہ مناسب ہے۔ ❊

راقم ابو سعید محمد حسین۔ لاہور۔ محلہ سید مٹھہ

مطبع ریاض ہند امرتسر مین چھپا

کیا اشاعة السنہ کا دیر سے نکلنا ناظرین و خریدارون کی قلت رغبت و نادہندگی قیمت کا موجب ہو سکتا ہی؟

یہہ رسالہ اگر ملکی اخبار ہوتا اور ملکی حالات و واقعات سے بحث کرتا تو اسکے مقرری وقت سے ادنی تجاوز کا بہی اُن امور کا موجب ہونا ضروری تہا۔ کیونکہ ملکی حالات و واقعات کا تازہ بتازہ علم ملک کی لئے اُن نتایج و اغراض کا مثمر ہو سکتا ہے جو اخبارون سے مدنظر و مطلوب ہوتے ہین ورنہ وقت گذر جانیکے بعد ایک کسی امر کا علم مشت بعد از جنگ کے مشابہ ہوتا ہے اور وہ اخبار جسکے ذریعہ سے وہ علم حاصل ہو تقویم پارینہ کا مصداق بنجاتا ہے۔ مگر جسحالت مین یہہ رسالہ ملکی حالات و واقعات سے بحث نہین کرتا بلکہ اُن مسایل دین سے بحث کرتا ہے جو وقت و زمانہ سے محدود و مخصوص نہین ہوتے تو پہر اسکا دیر سے نکلنا اُن امور کا موجب کیونکر ہو سکتا ہے۔ بلکہ سچ پوچھو تو اسکا یہہ توقف و التوا مزید اشتیاق و فور رغبت شایقین کا موجب ہونا چاہیئے۔

دیکہو روزہ دار کو دن بہر کی انتظار کے بعد کھانا ملتا ہے تو وہ اس سے کیسا حظ اُٹھاتا ہے۔ جمعہ سات روز کے وقفہ سے آتا ہے تو اپنے شایقین کو کیا لُطف دکھاتا ہے۔ عید کا چاند سال کے بعد آتا ہے تو اسکا نظارہ اور بہی سرور و حلاوت بخشتا ہے۔

یہی حال شایقین و ناظرین اشاعة السنہ کا ہونا چاہیئے جب وہ بعد انتظار اُن کو جلوہ دکھائے بشرطیکہ اسکے مشاہدہ جمال سے انکو حلاوت ایمانی و فرحت روحانی حاصل ہوتی ہے۔ اور جنکو یہہ کیفیت حاصل نہین انکو اسکا متواتر وصال بہی صحبت ناجنس اور ایک وبال ہی پہر انکو دیر رسی کی شکایت ہی کیا ہے۔

مصلحت دین اشاعة السنہ کو ساتہہ ہمکو کیون ہے ... مصارف طبع رسالہ کرتے ہین۔ وہ لوگ ... ہمکو اس ... کی بیماری سی بچاوی

اِن سب صفات سے برتر **بعض صفات** ہم انسان مین ایسی بھی پاتے ہین جو بادی الراے مین
حیوانات وجمادات مین پائی نہین جاتی - جیسے عجیب عجیب صنعتین بنانا بہادری وغیرہ اخلاق
فاضلہ کا محل ہونا -

عامہ خلائق جنکو صرف **بادی الراے** پر نظر ہوتی ہے اِن ہی صفات کو مناط انسانیت
سمجھتے ہین - اسیواسطے جمہور خلائق اِن ہی صفات کے تحصیل و محافظت مین شب و روز
سرگرم ہین اور جنمین یہہ صفات ہین وہ انسان کامل خیال کئے جاتے ہین مگر تعمق وغور نظر
سے یہہ معلوم ہوتا ہے کہ یہہ صفات بھی مدار و مناط انسانیت نہین ہین -

اِن صفات کا کچھہ نہ کچھہ اثر و اصلیت اور حیوانات مین بھی پائی جاتی ہے **مثلاً** بہادری
کی اصلیت غصہ کرنا اور انتقام کا طالب ہونا اور سختی و ہلاکت کی جگہہ ثابت قدم رہنا
ہے سو بہتیرے حیوانات مین پایا جاتا ہے - عجائب صنعتین بھی بعض حیوانات سے سرزد ہوتی
ہین دیکھو بئیا [illegible] بناتا ہے [illegible] سکتا **شہد** کی مکھی
بلا پرکار و صناعی آلات کے ایسا مسدّس چھتا بناتی ہے جو انسان سے بدون آلات تیار ہونا
مشکل ہے - اسکے نظایر اور بہت ہین جنکا ذکر اشاعۃ السنہ نمبر۲ جلد۴ مین گذرا ہے - **بلکہ**
مدار و مناط انسانیت اور ہی امور و صفات ہین جن سب کا مآل و مرجع اسکی **دو صفتین**
ہین - **ایک قوت عقلیہ** جو ادراک کلیات سے عبارت ہے اور اُسی کی نظر سے انسان
کو ناطق یعنے مدرک کلیات کہا جاتا ہے - اِس قوت کی دو شاخین ہین **ایک** وہ جسکو نظام
بشری و اسباب دنیاوی سے تعلق ہے اور اِن ہی کے متعلق اس نظام بشری و دنیاوی
سے قواعد و ضوابط استنباط کرنا اِسکا کام ہے **دوسری شاخ** وہ جسکو غیب الغیب سے
تعلق ہے اور امور و علوم و ضوابط وہبی ہونا اسکا فعل ہے *

دوسری قوت عملیہ ہے اِسکی بھی **دو شاخین** ہین **ایک** اعمال کو بطریقہ ارادہ اختیاری[+]

[+] ارادہ اختیاری جسکی ترک بھی اختیاری ہو - نہ طبعی جسمین ترک واخذ دونون اضطراری ہوتی ہین -

وجود مین لانا جس سے عمل انسانی کو بہایم وحیوانات کے افعال سے تمیز ہوتی ہے۔

ہر چند حیوانات وبہایم بہی عمدہ عمدہ افعال کرتے ہین چنانچہ ابھی ہم ذکر کر چکے ہین مگر وہ جو کچھ کرتے ہین طبعًا واضطرارًا کرتے ہین۔ ارادہ واختیارًا نہین کرتے اسپر یقینی دلیل یہہ ہے کہ انسان جو فعل کرتا ہے اسکا اثر ورنگ اسکے دل مین پیدا ہوتا ہے بخلاف حیوانات وبہایم کے کہ وہان اثر ورنگ پیدا نہین ہوتا۔ انسان جس کام کو اچہا سمجھکر کرتا ہے اس سے اسکے دل پر فرحت ونورانیت وسرور پیدا ہوتا ہے اور جس کام کو وہ برا سمجھکر عمل مین لاتا ہے اس سے اسکے دلپر ظلمت وکدورت پیدا ہوتی ہے اور یہہ امر حیوانات وبہایم سے مشاہدہ مین نہین آتا۔

دوسری شاخ قوت عملیہ کی روحانی حالات وعالی مقامات ہین جیسی اپنے خالق سے اُنس ومحبت رکھنا اسپر بہروسا کرنا وعلی ہذا القیاس۔

ان دونون صفتون اور اسکے شاخون کا صرف انسان مین (نہ اسکے ہمجنس اور حیوانات مین) پایا جانا مشاہدہ وتجربہ سے ثابت ہے اسلئے انکا اثبات وبیان دلایل انسانون کیلئے چندان ضروری نتھا۔ مگر چونکہ اکثر انسان بہیمی حجابون مین مستور ہو کر اپنی انسانیت سے غافل ہین۔ اسلئے ان صفتون اور انکی شاخون کے وجود پر ان لوگون کو آگاہ کرنا ضروری ہے قوت **عقلیہ** وعملیہ کی پہلی **دونون** شاخون کے وجود پر انسان کا طریق تمدن وطرز معاشرت گواہ ہے ہم صاف مشاہدہ کرتے ہین کہ اگرچہ انسان کھانے۔ پینے۔ مباشرت کرنے۔ سردی کے وقت دہوپ مین بیٹھنے۔ آگ تاپنے اور گرمی کے وقت سایہ مین بیٹھنے وغیرہ طبعی کامون مین اور حیوانات سے مشارکت رکھتا ہے مگر وہ ان سبہی کامون مین اور حیوانات سے تین امور مین امتیاز رکھتا ہے **اول** یہہ کہ ان کامون کے لئے اُسکے دل مین باعث ومحرک ایک کلی رائے پیدا ہوتی ہے جو ان کامون کا نشیب وفراز وانجام وآغاز اسکو بتاتی ہے مثلاً کھانے مین یہہ رائے کلی پیدا ہوتی ہے کہ کھانا باعث زیست انسان کا مدار ہے جو شخص کھانا نہین

کہاتا وہ کوئی کام کر نہین سکتا - مباشرت مین یہہ راے کہ انسان کی صحت شخصی وحفظ
نوعی اسپر موقوف ہی جو انسان وقت ضرورت اس سے معطل رہتاہے وہ ذاتی نقصان
بھی پاتاہے اور نسل انسانی کو بھی نقصان پہنچتاہے - اِس طرح کی راے کلی حیوانات کے
طبعی افعال مین پائی نہین جاتی† - انکو صرف طبعی جذبات ومخصوص حرکات ان افعال پر باعث
ہوتے ہین مثلاً کہانے پینے پر باعث صرف بہوک وپیاس ہوتی ہے جسکے ساتھ کوئی مضرت
ومنفعت کلی اُنکے خیال مین نہین ہوتی - جوڑہ کیطرف متوجہ ہونے پر صرف شہوت باعث
ہوتی ہے اِسمین غایۃ ومصلحت کلی انکی سمجہ مین نہین آتی -

† اگر حیوانات کے افعال مین باعث ومحرک کوئی راے کلی پائی جاوے تو ضرور ان افعال کا اثر ورنگ
انہین پیدا کرے مگر ہم یہہ اثر حیوانات مین نہین پاتے - پرندہ یا چرندہ جانور جب کسی دام مین پہنستا
اور صدمہ اُٹہاتاہے تو اس سے کوئی عام نتیجہ نہین نکالتا - اسیواسطے اگر اسکو اِس دام سے چہوٹکر
پہر اِس دام کے پاس آنے کا اتفاق ہوتاہے تو اسمین پہنس جاتاہے اور دوسرا جانور
جو ہنوز دام مین نہین پہنسا اسکو دیکہہ کر اِس سے نتیجہ نہین نکالتا اور اس دام سے نہین بچسکتا
اگر کہو کہ بعض انسان بھی ایسے ہوتے ہین کہ جس کام مین وہ نقصان پاتے ہین یا کسیکو
نقصان پاتے ہوئے دیکہتے ہین اس سے بچ نہین سکتے تو اسکا جواب یہہ ہی کہ وہ انسان بھی
اُن جانورون سے بڑہکر نہین ہین ہان اِنمین اُنمین اتنا فرق ہے کہ انمین نتیجہ نکالنے اور بچ
جانیکا مادہ وطاقت ہی انکی انسانیت سی بہیمیت کا پردہ کہلے تو وہ اس مادہ سے کام لے سکتے ہین
بخلاف اُن جانورون کے کہ انمین یہہ مادہ ہی نہین ہی اور وہ اِس سی کبہی کام نہین لیسکتے جو لوگ انسان
کے سوائی اور حیوانات کیلئے نفوس ادراک کلی تجویز کرتے ہین وہ بعض حیوانات کی افعال کو قوانین وضوابط
پر مبنی بتاتے اور اُن قوانین کو بیان کرتے ہین چنانچہ اشاعۃ السنہ نمبر۳ جلد۲ مین بصفحہ ۸۴ انکے اقوال
کی تفصیل منقول ہے مگر غور کرنیسے معلوم ہوتاہے کہ وہ قوانین وضوابط ان ہی لوگون کی عقل
کی استنباط ہین جیسے کوئی دانشمند دوسرے کے قول وفعل سے بعد الوقوع ایسے نکات نکالتاہی جنسے اس

انسان کو اپنے افعال مین بعض اوقات ایسی بھی کلّی رائے باعث و محرک ہوتی ہی جسمین اُسکی طبعی غرض کچھہ دخل نہین رکھتی بلکہ اس غرض طبعی کی اسمین مخالفت پائی جاتی ہے اور اُسکو صرف مصلحت عام و اصلاح و تہذیب نظام مدنظر ہوتی ہے جیسے خود بھوکے رہنا۔ اور اپنا کھانا دوسرے محتاج کو جواس سے زیادہ مضطر و ہلاکت کا خوف رکھتا ہو دیدینا۔ یا اپنی شہوت کو غیر محل مین نہ نکالنا وعلیٰ ہٰذا القیاس *

امر دوم یہہ کہ وہ اپنے کام مین شایستگی بھی مدنظر رکھتا ہے یہہ امر بھی حیوانات مین پایا نہین جاتا۔ انکو صرف دفع ضرورت و قضا حاجت طبعاً مطلوب ہوتی ہے۔ انسان حاجت روائی سے علاوہ اپنی کار آمدنی چیزونمین یہہ بھی چاہتا ہے کہ اسمین اُسکی آنکھہ کو ٹھنڈک اور دلکو لذت حاصل ہو۔ اسی خیال سے عورت خوبصورت چاہتا ہے۔ مکان عمدہ و بلند۔ کھانا لذیذ و لباس فاخر۔ حیوانات کو اِس امر کا خیال نہین ہوتا *

امر سوم یہہ کہ وہ اِن ضوابط و قواعد حسن معاشرت کو دوسرے ابنی نوع سے اخذ کرتا ہے اور نوع انسان مین افادہ و استفادہ تعلیم و تعلم ضوابط جاری ہے۔ ضبط قواعد و استخراج نتایج اگرچہ انسان کا نوعی خاصہ ہے مگر اسکا تحقق و وجود اس نوع کے بعض افراد مین ہوتا ہے نہ سبھی افراد مین۔ اور نوعی احکام ایسے بہت ہوتے ہین جو صرف بعض افراد مین پائے جاتے ہین۔ دیکھو شہد کی مکھیون مین صرف ایک مکھی (یعسوب نامی) جو سردار کھلاتی ہے اپنے نوع کی تدبیر و سیاست کرتی ہے۔ یہہ امر باوجودیکہ اسکا خاصہ نوعی ہے ہر ایک مکھی کو حاصل نہین۔ دور کیون جاؤ انسان ہی کے اور خواص نوعی دیکھہ لو۔ جبن و شجاعت و عقل و حماقت و خیاطت و کتابت وغیرہ انسان کے خواص نوعی ہین۔ مگر سبھی انسان نامرد و بہادر و ذکی و احمق و درزی

بقیہ حاشیہ صفحہ شخص کو شعور بھی نہین ہوتا اُن قوانین و ضوابط کی حیوانات کی خیال مین موجود ہونے پر کوئی دلیل قایم نہین ہی اور اسکے نفی پر وہ کامل دلیل موجود ہی جو ہمنے بیان کی ہی کہ اگر افعال حیوانات کی اصول و ضوابط ان کے خیال مین ہوں تو ضرور ان کا اثر و رنگ انمین پیدا ہو جس سے یقیناً ثابت ہوتا ہی کہ حیوانات کے لئے عقل و نفس ناطقہ و ادراک

دکاتب نہین ہوتے *

بناءعلیہ بعض انسان اس قدرعقل رکھتے ہین جس سے وہ خود اپنے کامون کے لئے قواعد وضوابط کلی مقرر کرلین اور بعضے ایسے ہین جنکے دل مین ضوابط کا خیال گذرتا ہے مگر وہ اپنی عقل سے استنباط نہین کرسکتے - یہہ لوگ جب کسی دانشمند کو سنتے ہین کہ اس نے کارآمدنی ضوابط و قواعد مقرر کئے ہین تو اُن کو دل سے قبول کرتے ہین اور دانتون سے مضبوط پکڑتے ہین کیونکہ انکو اپنے خیالی اور اجمالی ضوابط کے موافق پاتے ہین - اسکی تشریح ایک مثال سے کیجاتی ہے -

بعض آدمی جنگلی (یا وحشی) بہوکے اور پیاسے ہوتے ہین اور کہانا پانی نہین پاتے تو نہایت تکلیف اُٹہاتے ہین اور کہانے پینے کی کوئی سبیل نہین پاتے پہر ایک دانشمند شہری واقف کار کو دیکہتے ہین کہ جب وہ اسی بہوک و پیاس مین مبتلا ہوتا ہے تو کہانیکے لئے اناج تلاش کرتا ہے پہر اسکا بیج بوتا ہے پہر اسکو پانی دیتا ہے پہر پکنے کے وقت کاٹتا ہی پہر غلہ کو بہُس سے جُدا کرتا ہے پہر اس غلہ کو وقت حاجت کے لئے سنبہال رکہتا ہی اور پانی کے لئے کنوان کہودتا ہے یا چشمے اور نہرین تلاش کرتا ہے - اور پانی رکہنے کے لئے مٹکے ٹہلیا مشک وکوزہ بہم پہنچاتا ہے - پہر جب وہ تجربہ سے جان لیتا ہے کہ اگر وہ کچّا اناج اور ناپختہ بقولات کہائیگا تو اسکا معدہ درد کریگا تو اس اناج کے لئے پیسنا پکانا تجویز کرتا ہے وعلیٰ ہذالقیاس سبہی کامون کے قوانین وضوابط مقرر کرتا ہے پس وہ جنگلی (یا وحشی) اس دانشمند شہری کے ضوابط و قوانین کو بدل باور کرتا ہے - اور اُنکے سیکہنے اور عمل مین لانے مین دل سے کوشش کرتا ہے - اسی طریق سے بڑی بڑی شہرون اور آبادیون مین ضوابط و قوانین پائے جاتے ہین جو اب کمال شہرت کو پہنچ گئے ہین اور انپر جمہور خلایق متفق ہین - ایک زمانہ مین وہ نہایت کم تہے اور بعض بالکل نتہے - اس بات پر اکثر معمورات زمین خصوصاً یورپ کے ابتدائی حالات اور اس زمانہ تہذیب و ترقی کے حالات کا باہم مقابلہ کرنا یقین دلاتا ہے *

یہہ تینون امر انسان کے طبعی الہامات سے مل جل جاتے ہین جیسے سانس لینے سے (جو طبعی وضروری امر ہے) اسکو چھوٹا یا بڑا کرنا ملجاتا ہے -

پھر یہ تینون امر (لوگون کی مزاج اور عقلون کے مختلف ہونے کے سبب) لوگون مین مختلف طور پر پائے جاتے ہین کسی مین کامل کسی مین ناقص کسی مین متوسط اسیوجہ سے جو کام و دنیاوی انتظام ان امور کے ذریعہ سے لوگ کرتے ہین مختلف ہوتے ہین - ان مختلف انتظامون کے درجات و مراتب بیشمار ہین پر ہم بغرض افہام ناظرین انکے دو حد بیان کردیتے ہین بقیہ درجات کو ناظرین خود قیاس کرسکتے ہین +

ایک وہ حد جس سے کسی جگہہ کے لوگ خواہ کیسے ہی چھوٹی بستیون اور پہاڑون اور جنگلون کے رہنے والے ہون خالی نہین ہوتے جیسے بول چال و باہمی تخاطب کے لئے سیدھے ٹیڑہے الفاظ و اصطلاحات مقرر کرنا جسطرح ہوسکے کھیتی کرنا درخت لگانا کنوئین کھودانا - جانورون کو قابو مین لاکر ایسے کام لینا برا بھلا چھونپڑا یا چھپر رہنے کے لئے بنا لینا اچھا برا کپڑا یا کمبل اوڑہنے کو بنوا لینا - اپنی غرض کے موافق جورو کرلینا - جیسے بن پڑے بچون کی تربیت و تعلیم کرنا - اپنے تنازعات و معاملات کے تصفیہ کے لئے کوئی سردار یا ممبر بنالینا وعلی ہذا القیاس اس حد کو ادنی یا ابتدائے حد نظام کہا جاتا ہے +

دوسری حد وہ جو بڑے بڑے شہرون او شایستہ ملکون مین پائی جاتی ہے جہان لوگ بکثرت رہتے ہین جنمین بڑے بڑے تجربہ کار ہوشیار ہوتے ہین وہ ان سبھی کامون کو جو حد اول مین مذکور ہوئی تہذیب و شائستگی سے کرتے ہین اور انکے اصول و قواعد بھی عمدہ بناتے ہین - جنکی تفصیل اسمقام مین محض تطویل ہے - ہر ایک کام زراعت - تجارت اکل و شرب - لباس - سناکحت - تربیت اولاد - صحبت ابنائے جنس - سکونت - سیاست - ریاست حکومت - صناعت وغیرہ مین شائستگی و ترقی مہذب شہرون اور ولایتون کے رہنے والون کی کس و ناکس پر عیان ہے - اس حد کو اعلی یا درجہ دوم کی حد نظام دنیاوی کہا جاتا ہے

پھر ہم یہہ بھی دیکھتے ہین کہ اِن امور ثلثہ اور اُن انتظامات (جو اُن سے متفرع ہین) کے اصل اصول پہ سبھی لوگ شہری دیھاتی حضری بدوی متفق ہین کسی اقلیم کے لوگ (جو صحت اعتدال پہ ہین) اِن امور و انتظامات کے اصل اصول سے مخالف نہین ہین۔ کسی کو اختلاف ہے تو صرف اُنکی کیفیت یا کمیت مین ہے مثلاً نعش مُردہ کو زندون سے الگ کرنا اتفاقی امر ہے اور اسکا اصل اصول بدبو سے بچنا اور مُردہ کی شرمگاہ کو ڈھانکنا بھی اتفاقی ہے۔ اختلاف ہے تو اسکی کیفیت مین کوئی یہ امر مُردہ کو جلا نیسے عمل مین لاتا ہے کوئی دفن کر نیسے کوئی دریا بُرد کرنے سے۔ ایسا ہی چوری کرنا اتفاقاً بد ہے۔ اختلاف ہے تو اِسمین ہے کہ چوری کی حد کیا ہے اور سزا کیا۔ وعلی ہذا القیاس زنا وغیرہ کو سمجھنا چاہئیے +

بعض لوگون کا اِن امور و اصول کے برخلاف زنا کرنا چوری کرنا اِس اتفاق مین خلل انداز نہین ہو سکتا ہے کیونکہ ان لوگون مین بعض تو مسلوب الحواس و مجنون ہین (جو قوات معتدل انسانی کے سبب [illegible] کام کرتے اور دیدہ و دانستہ بھایم بنتے ہین وہ اپنے دل سے خود جانتے ہین کہ یہہ فعل بد ہین جو کسی کی بہو یا بیٹی سے زنا کرتا ہے اگر اُسکی بہو یا بیٹی سے کوئی زنا کرے تو دیکھو اُسکو کیسا بُرا معلوم ہوتا ہے اور اُسپر وہ کیسی غیرت کرتا ہے +

اِس تفصیل سے ثابت ہوا کہ نوع انسان مین قوت عقلیہ و عملیہ کے پہلو دو شاخین موجود ہین جنسے وہ اور حیوانون سے امتیاز و خصوصیت رکھتا ہے۔

اَب رہی اسکی **دوسری دوشاخین** قوت عقلیہ و عملیہ وہ بھی مشاہدہ حال انسان سے ثابت ہین۔ ہم صاف مشاہدہ کرتے ہین کہ بعض انسان ایسے علوم و قوانین بیان کرتے ہین جنکو ظاہری نظام دنیاوی سے اخذ نہین کیا جا سکتا۔ اور خواہ کیسی ہی قوت فکری و استنباطی صرف کرین اس عالم دنیوی مین اُن علوم کا سُراغ نہین ملتا۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اُن علوم کا القاء انسان پر غیب الغیب سے بطریق وہب ہوتا ہے اسکا تفصیلی بیان مقدمہ میں دیا

[illegible] (اشاعۃ السنہ)

کفر و کافر

(اسمضمون مین ہمکو اس کفر سے بحث نہین جو مذہب اسلام کے مخالف مذاہب پر اطلاق کیا جاتا ہے بلکہ اس کفر سے بحث ہے جسکا اہل اسلام کا اپنے ہی گھر مین خرچ ہے ایک مسلمان دوسرے کو بعض افعال و اقوال و اعتقادات کے سبب جنکو اپنے خیال مین کفر سمجھتا ہے اس کفر کا خطاب دیتا ہے)

لفظ کفر (جیسا نچہ بیضاوی و قاموس وغیرہ مین ہے) اصل لغت عرب مین کاف کی زبر سے ہے اور اسکے لغوی معنے ستر اور ڈھانکنے کے ہین۔ اسی معنے کر زمیندار کو جو زمین مین تخم زراعت کو چھپاتا ہے کافر کہا جاتا ہے اور رات کو جو ہر چیز کو اپنی تاریکی مین ڈھانک لیتی ہے نیز کافر کہا جاتا ہے ایسا ہی [illegible] یا غلاف کو کافور اور دریا اور بڑی نہر اور بڑے جنگل اور سیاہ بادل کو کافر کہا جاتا ہے۔ انمین بھی سبھی چیزین ڈھکی ہوئی ہوتی ہین۔

> والکفر لغۃ ستر النعمۃ واصلہ الکفر بالفتح۔ وھو الستر ومنہ قیل للزارع واللیل کافر ولکمام الثمرۃ کافور۔ (بیضاوی)
>
> کفر علیہ یکفر غطاہ والشیٔ سترہ۔ والکافر اللیل والبحر والوادی العظیم [illegible] والسحاب [illegible] والزراع۔ (قاموس)

اسی معنے کی مناسبت سے لغت مین کُفر بمعنے انکار بھی مستعمل ہے منکر نعمت کو کافر کہا جاتا ہے ایسا ہی ہر چیز (اچھی ہو خواہ بُری) کی منکر کو کافر کہا جاتا ہے۔

> کفر نعمۃ اللہ جحدھا۔ کافر جاحد لانعم اللہ۔

اسی محاورہ سے کفار عرب نے دین سے انکار کو کفر سے تعبیر کیا ہے اور اسکو خوشی و فخر سے اپنی طرف منسوب کیا ہے چنانچہ انکا انبیا کو یہ کہنا کہ جو تم لیکر آئے ہو ہم اس سے کافر ہین) سورہ و حم سجدہ مین منقول ہے

> قالوا انا کفرنا بما ارسلتم بہ۔ ابراہیم ۲۶
>
> فانا بما ارسلتم بہ کافرون۔ حم السجدہ ۲۶

اسی محاورہ سے انبیاء اور مومنون نے باطل الٰہون اور جھوٹے معبودون سے انکار کرنیکو کفر کہا اور اسکو بخوشی اپنی طرف نسبت کیا چنانچہ ابراہیم اور انکے اتباع نے اپنے وقت کے کافرون سے کہا

> اذ قالوا لقومہم انا برآء منکم ومما تعبدون من دون اللہ۔ کفرنا بکم (الممتحنہ ۱)

کہ ہم تمہارے معبودون سے بیزار و کافر (یعنی منکر) ہین۔

اور خود خدا جل و علی نے اپنے مومن بندون کو باطل معبودون سے کفر کرنیکا حکم دیا چنانچہ فرمایا ہے

ومن یکفر بالطاغوت و یومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی۔ البقرہ ۲۴۶	جس نے طاغوت سے کفر کیا اور خدا پر ایمان لایا اُس نے مضبوط رسی کو ہاتہ مارا

اور اصطلاح شرع مین کفر دین اسلام سے انکار کرنے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بات کو جو اُن سے بطور تواتر و یقین ثابت ہو نہ ماننے کا نام ہے جسکا لازمہ و حکم دائرہ اسلام سے خروج اور عذاب جہنم مین خلود ہے۔ اس معنی اصطلاحی پر نقل و دلیل اور ان باتون کی (جنکے انکار سے یقیناً آنحضرت کی تکذیب لازم آتی ہے) تمثیل و تفصیل اشاعۃ السنہ جلد ۳ مین بضمن مضمون (التفرقہ بین الاسلام والزندقہ) بخوبی ہو چکی ہے جسکو ملاحظہ سے تکذیب و تکفیر کا عمدہ قانون معلوم ہو سکتا ہے اس مقام مین صرف اس قدر بیان مقصود ہے کہ شرع اور اہل شرع مین جہان کہین کفر کا اطلاق اسی معنی اصطلاحی سے ہوتا ہے لیکن کہین اس سے اور معنی بہی مراد ہین۔

قرآن و حدیث مین غور و تتبع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر مواضع مین تو لفظ کفر کا اطلاق اسی معنی اصطلاحی سے ہوتا ہے مگر بعض مواضع مین اس لفظ کفر سے یہ معنی اصطلاحی مراد نہین ہین بلکہ اس کفر کے معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی جسمین یہ کفران نعمت پایا جاتا ہے مراد ہین۔

ہر چند کلام و خطاب شارع مین معنی اصطلاحی معنی لغوی سے مقدم ہین اور وہی لفظ شارع کے حقیقی معنے ہین مگر جس محل مین معنی اصطلاحی کے مراد ہونے سے خود کلام شارع مانع ہو وہان لغوی معنی مقدم ہین اور وہی کلام شارع کے حقیقی معنی ہین۔

جو لوگ ان باتون کو نہین جانتے وہ شارع کے بعض افعال و اقوال کو کفر کہنے سے ان افعال و اقوال کو حقیقی و اصطلاحی کفر پر محمول کرتے ہین۔ اور ان کے مرتکبین کو خواہ وہ مسلمان

مصدق اسلام ہون کافر کہدیتے ہین بلکہ بقیاس اُن افعال و اقوال کے اُن کے نظایر و امثال کو اپنے اجتہاد سے کفر قرار دیکر اُن کے مرتکبین کو بھی دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہین۔ اِس مضمون سے ان ہی لوگون کی ہدایت و نصیحت اور اہل اسلام کی تکفیر سے ممانعت مدنظر ہے ❊

پس واضح ہو کہ جن افعال و اقوال پر شارع نے لفظ کفر اطلاق کیا ہے یا اسکا ہم معنی کوئی اور لفظ (جیسے لا ایمان یا لا دین) استعمال فرمایا ہے یا ان پر حکم کفر (عدم دخول جنت) لگا دیا ہے و مع ذلک اس سے معنے اصطلاحی کفر کا ارادہ نہین کیا گیا ہین۔ **از انجملہ قتل** مسلمان ہے جسکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے کہ مومن کو گالی دینا فسق ہے اور اسکو قتل کرنا کفر ہے ایسا ہی دوسری حدیث مین ارشاد کیا کہ جو ہم مسلمانون پر ہتیار اٹہائے وہ ہم مین سے نہین ہے۔

عن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلعم سباب المسلم فسوق وقتاله کفر۔ (صحیح بخاری)
عن ابی موسیٰ الاشعری عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا۔ (صحیح مسلم)

پہلی حدیث مین کفر سے کفران نعمت خداوندی اور کفر عملی مراد ہے اور دوسری حدیث مین مسلمانون پر ہتیار اٹہانے والے کے مسلمان نہونے سے یہہ مراد ہی کہ اسکا عمل اسلام کا فعل نہین اور دونون حدیثون مین یہہ مراد نہین کہ مومن کا قاتل دین اسلام سے خارج ہے ❊

اسپر دلیل قرآن کی آیت وہ ہے جسمین قاتل مومن کو مومن کہا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپس لڑین تو انکی صلح کرا دو۔ اِس آیت میں لڑنے والون کو مومن کہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمانون سے لڑنیوالا اسلام سے خارج نہین ہوتا۔ اگرچہ اسکا یہہ فعل کافرون کا فعل ہے۔

وان طائفتان من المومنین اقتتلوا فاصلحوا بینهما۔ (حجرات ع ۱۳)

صحیح بخاری مین اسی مضمون کا ایک باب ہی جسکا حاصل یہہ ہے کہ گناہ کفر کے کام ہین مگر انکا مرتکب بجز شرک کے کافر نہین ہوتا کیونکہ آنحضرت نے ابوذر صحابی جلیل الشان کامل الایمان

باب المعاصی من امر الجاهلیة ولا یکفر صاحبها بارتکابها الا بالشرک لقول النبی صلعم

انک امرؤ فیک جاھلیۃ وقولہ تعالیٰ ان
اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر ما دون ذلک
لمن یشاء - وان طائفتان من المومنین
اقتتلوا فاصلحوا بینھما فسماھم المومنین۔

کے حق مین ایک گالی دینے کے سبب) فرمایا ہی
تو ایسا آدمی ہے جسمین کفر کی خصلت ہے اور
خداتعالی نے فرمایا ہی کہ خدا شرک تو نہ بخشیگا پر
جو اس سے چھوٹے گناہ ہین جسے چاہی بخشدی
اور خدا نے فرمایا ہے اگر مسلمانون کی دو جماعتین آپسمین لڑین تو اُنمین صلح کرادو- اسمین باہم
لڑنے والون کو مومن کہا"-

ازانجملہ عورتون کی ناشکری ہے جسکو آنحضرت نے کفر فرمایا ہی جب اسکے معنی کا

باب کفران العشیر وکفر دون کفر عن ابن عباس
قال قال النبی صلعم اریت النار فاذا اکثر اھلھا
النساء یکفرن قیل ایکفرن باللہ قال یکفرن
العشیر ویکفرن الاحسان بخاری

استفسار ہوا تو آپنے خود ہی اُسکو خاوند کی
ناشکری سے تفسیر کیا- صحیح بخاری مین ایک
باب اسی عنوان کا ہے کہ بعض کفر ایسا ہی ہوتا ہے
جو ادنیٰ کفر اسلامی سے کمتر ہے- اسمین ناشکری
خاوند کو داخل کیا اور اسکے ثبوت مین اس حدیث کو ذکر فرمایا- وازانجملہ نسب و رشتہ مین خلاف

عن ابی ذر انہ سمع رسول اللہ صلعم یقول لیس من
رجل ادعی الی غیر ابیہ وھو یعلمہ الا کفر مسلم

بیانی کرنا ہی جسکی نسبت آنحضرت نے صاف فرمایا ہی
کہ جو اپنے باپ کو چھوڑکر کسی اور کیطرف منسوب ہو وہ کافر ہی

وازانجملہ کسی کی نسب مین طعن کرنا اور میت پر نوحہ کرنا جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلعم اثنان فی الناس
ھما بھم کفر الطعن فی النسب والنیاحۃ علی المیت مسلم
عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلعم لیس منا من
ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی
اھل الجاھلیۃ - مسلم

کہ لوگونمین دو کفر کے کام ہین کسیکی نسب پر طعن
کرنا اور میت پر چلاکر رونا- ایک حدیث مین آیا ہی
کہ جو مصیبت کے وقت مونہہ پیٹے اور گریبان
چاک کرے اور کفر کیسے بین کرے وہ ہم مین
سے نہین ہے-

وازانجملہ غلام کا اپنے میان سے بھاگ جانا ہے جسکی نسبت آنحضرت نے

عن الشعبي عن جرير انه سمعه يقول ايما عبد ابق عن مواليه فقد كفر حتى يرجع اليهم - مسلم

فرمایا ہے کہ جو غلام اپنے میان سے بھاگ جاوے وہ کافر ہے جبتک اُسکے پاس نہ آوے -

از انجملہ جھوٹ بولنا گالی دینا - عہد کا توڑنا - وعدہ خلافی کرنا جنکو آنحضرت نے خصایل نفاق جو کفر کا مرادف ہے قرار دیا ہے چنانچہ فرمایا ہے چار چیزین ہین جنمین وہ ہون پورا منافق ہے جسمین ایک اُنمین سے ہو اسمین ایک خصلت نفاق ہی جب بات کہے جھوٹ بولے جب عہد کرے عذر کرے جب وعدہ دے اسکا خلاف کرے جب جھگڑے گالی بکنے لگے -

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلعم اربع من كن فيه كان منافقا خالصا ومن كانت فيه خصلة منهن كانت فيه خصلة من النفاق حتى يدعها اذا حدث كذب واذا عاهد غدر واذا وعد اخلف واذا خاصم فجر - مسلم

ایک حدیث مین یہہ بھی آیا ہے کہ آنحضرت نے کم خطبہ فرمایا ہوگا جسمین یہہ نہ کہا ہو کہ جسکی امانت نہین اسکا ایمان نہین اور جسکا عہد نہین اسکا دین نہین

عن انس قال قلما خطبنا النبي صلعم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له - [illegible]

واز انجملہ زنا چوری - شرب خمر ہے جنکی نسبت آنحضرت نے فرمایا ہے کہ زانی زنا کے وقت اور چور چوری کے وقت اور شراب خوار شراب نوشی کیوقت مومن نہین ہوتا اور یہ کہنا ایسا ہی جیسا کہ یہہ کہنا کہ وہ کافر ہین -

عن ابي هريرة ان النبي صلعم قال لا يزني الزاني حين يزني وهو مومن ولا يسرق حين يسرق وهو مومن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مومن والتوبة معروضة بعد -

واز انجملہ تکبر ہے جسکو آنحضرت نے شرک وکفر کے برابر ٹھہرایا اور اسکی نسبت فرمایا کہ جسکے دل مین ذرہ بھر بھی تکبر ہوگا وہ بہشت مین نہ جاویگا - ایسا ہی آپنے چغلی کھانے - مسلمانون کو فریب دینے - قطع رحم کرنے ہمسایون کو تکلیف دینے کسیکا حق دبا لینے پر بہشت سے [illegible]

عن عبد الله بن مسعود عن النبي صلعم قال لا يدخل الجنة من كان في قلبه مثقال ذرة من كبرياء - عن حذيفة قال سمعت رسول الله صلعم يقول لا يدخل الجنة نمام - مسلم

وعنہ انہ سمع رسول اللہ یقول لا یدخل الجنۃ قتات
مسلم

عن جبیر بن مطعم انہ سمع النبی صلعم یقول لا یدخل الجنۃ قاطع - بخاری

عن ابی شریح ان النبی صلعم قال واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن واللہ لا یؤمن قیل من یا رسول اللہ قال الذی لا یامن جارہ بوائقہ - (بخاری)

عن ابی امامۃ ان رسول اللہ قال من اقتطع حق امرأ مسلم بیمینہ فقد اوجب اللہ لہ النار وحرم علیہ الجنۃ فقال لہ رجل وان کان شیئا یسیرًا قال و ان کان [illegible] مسلم

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ قال من حمل علینا السلاح فلیس منا ومن غشنا فلیس منا

ایک حدیث میں ہے چغل خور بہشت میں داخل نہو گا -

ایک حدیث میں ہے سخن چین بہشت میں نجاویگا -

ایک حدیث میں ہے قاطع رحم بہشت میں داخل نہ ہو گا - ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے تین بار قسم کہا کر فرمایا کہ جو شخص ہمسایوں کو امن نہ دیگا وہ بہشت میں داخل نہو گا ایک حدیث میں ہے کہ جو کسی مسلمان کا حق قسم کہا کر دبالیگا اسکے لیئے دوزخ واجب ہو چکی اور بہشت [illegible] اگرچہ [illegible] کی چھڑی ہو اور ایک حدیث میں ہے کہ جو ہم مسلمانوں کو دہوکا دیگا وہ مسلمان نہیں ہے -

اسی قسم کے اور کئی افعال و اقوال ہیں جنکو آنحضرت نے صاف کفر ٹہرایا ہے یا کفر کا ہم معنی لفظ اطلاق فرمایا ہے - یا انپر حکم کفر دوزخ میں رہنا اور بہشت میں نہ جانا لگا دیا ہے - ان احادیث میں بھی لفظ کفر سے کفر شرعی و اصطلاحی کے مراد نہیں ہیں اور نہ ان کے مرتکبین پر حکم کفر شرعی (اسلام سے خروج اور عذاب جہنم میں خلود) کا لگانا مقصود ہے بلکہ کفر سے وہی معنی لغوی کفران نعمت یا کفر عملی مراد ہے اور اسکے سزا میں جو بہشت میں داخل نہ ہونے اور دوزخ میں جانیکا ذکر ہوا ہے اسکے یہہ معنی ہیں کہ اولی دخول بہشت نہو گا ان گناہوں کی سزا بھگت کے دخول بہشت نصیب ہو گا - اور یہ معنی نہیں ہیں کہ ان افعال کا مرتکب ہمیشہ دوزخ میں رہیگا اور کبھی بہشت میں نجاویگا +

اسپر دلایل شعبد دایات و احادیث ہین - آیات قران مجید مین بہت ایسی ہین جنمین کفر و شرک کے سوائے سب معاصی کے عفو کا جواز نکلتا ہے -

ازانجملہ ایک آیت مین ارشاد ہے - ای بنی میرے بندون کو جنہون نے اپنے نفسون پہ زیادتی کی ہے کہدے کہ خدا کی رحمت سے ناامید نہ ہون وہ سبھی گناہون کو بخش دے گا† -

قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ھو الغفور الرحیم - زمر ع ۵ -

اس معافی سے شرک کا مستثنی ہونا اس آیت مین پایا جاتا ہے جسکا ذکر حدیث مین صحیح بخاری کی عبارت مین گذرا - اور کفر کا مستثنی ہونا بہت ایات مین پایا جاتا ہے جن مین کافرون کے لئے خلود نار کا ذکر ہے -

اور احادیث جن سے کفر و شرک کے سوا اور گناہون کے ارتکاب سے کافر نہونا اور ان کے عوض وسزا مین ہمیشہ دوزخ مین رہنا ثابت ہوتا ہے بیشمار ہین ازانجملہ چند احادیث بطور مشت نمونہ خروار نقل کیجاتی ہین -

اول حدیث جبرئیل جسمین انہون نے آنحضرت سے ایمان کا سوال کیا اور آپ نے اُس کے جواب مین صرف یقین کرنے اور مان لینے خدا اور رسول وملایکہ وروز قیامت وتقدیر خیر و شر کو ذکر فرمایا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ اصل حقیقت ایمان مین عمل داخل نہین - ہوتا تو ایسے محل بیان مین اسکا ذکر فرد گذاشت نہوتا -

عن عمر بن الخطاب فی قصۃ جبرئیل قال فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الآخر وتؤمن بالقدر خیرہ وشرہ قال صدقت بخاری مسلم

دوم حدیث عبادہ بن صامت کہ آنحضرت نے فرمایا ہے کہ جو گواہی دیتا ہے کہ

† تفسیر فتح البیان مین اس آیت کی تفسیر ہماری مدعا کے مفید عمدہ طرز واستدلال سے مرقوم ہے ناظرین اہل علم اس تفسیر کا مطالعہ کرین -

عن عبادة بن صامت قال قال رسول الله صلعم من قال أشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه وان الجنة حق وان النار حق ادخله الله الجنة على ما كان من عمل - مسلم

خدا وحدہ لاشریک ہی اور محمد صلعم اور عیسیٰ اللہ کے رسول اور اسکے بندے ہین اور بہشت و دوزخ برحق ہے خدا اسکو بہشت مین داخل کر دیگا خواہ اسکے عمل کیسے ہی ہون (یعنی تہوڑے ہون یا بہت اچھے ہون یا بری- اچھے ہوئے تو پہلے ہی سے بہشت مین داخل کریگا بُرے ہوے تو انکی سزا بہگتا کر یا معافی دیکر)

سوم حدیث ابوذر کہ آنحضرت نے فرمایا جس نے لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر مرا وہ بہشت مین داخل ہو رہیگا- ابوذر نے عرض کیا یا رسول اللہ اگرچہ اُس نے زنا یا چوری کی ہو آپنے فرمایا اگرچہ [illegible] چوری کی ہو ابوذر نے تین بار یہہ سوال کیا اور آنحضرت نے یہی جوابدیا-

عن ابي ذر قال قال رسول الله ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق ثلاثا - مسلم

چہارم حدیث معاذ کہ آنحضرت نے معاذ کو بلایا اور فرمایا جس نے دل سے شہادت دی کہ خدا کے سوائے کوئی معبود نہین اور محمد صلعم خدا کا رسول ہی- اسپر خدا نے آگ کو حرام کیا (یعنی اسمین ہمیشہ رہنا) معاذ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا مین لوگونکو یہہ خوشخبری نہ سناؤن اپنے فرمایا تب وہ سُنکر اسپر بہروسہ کر لینگے اور عمل چہوڑ دینگے (یعنی غلطی سے اسکے معنے یہہ سمجہہ لینگے کہ کلمہ پڑہنے سے آگ مین جانا مطلق ہی حرام) پہر معاذ نے بوقت موت بخوف گناہِ کتمان اس حدیث کو لوگون کے پاس بیان کیا-

عن انس بن مالك ان النبي صلعم ومعاذ بن جبل رديفه على الرحل فقال يا معاذ ما من عبد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله الا حرمه الله على النار قال يا رسول الله افلا اخبر بها الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تأثما - مسلم

پنجم حدیث عباس بن عبد المطلب کو آنحضرت نے فرمایا جو خدا کو اپنا رب اور محمد صلعم

عن عباس بن عبد المطلب انہ سمع رسول اللہ یقول ذاق طعم الایمان من رضی باللہ ربا و بالاسلام دینا و بمحمد رسولا

کو رسول اور اسلام کو دین ماننے مین راضی ہوا اُس نے ایمان کا مزہ چکھہ لیا۔

ششم حدیث انس کہ آنحضرت نے فرمایا آگ سے وہ شخص (بھی) نکالا جاویگا جس نے

عن انس ان النبی صلعم قال یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن شعیرۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن برۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن ذرۃ من خیر وفی روایۃ من ایمان مکان خیر

لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل مین جَو کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین گیہون کے دانہ برابر ایمان ہوگا اور وہ (بھی) نکالا جاویگا جسکے دل مین ایک ذرہ کے برابر ایمان ہوگا۔

ہفتم حدیث ابو سعید خدری جسمین فرشتون و مومنون و انبیاء کی شفاعت کا ذکر

عن ابی سعید الخدری ... شفاعت الملئکۃ وشفع النبیون وشفع المومنون ولم یبق الا ارحم الراحمین فیقبض قبضۃ من النار فیخرج بہا قوما لم یعملوا خیرا قط وفی روایۃ بغیر عمل عملوہ

کر چکے اب ارحم الراحمین باقی رہا پھر آگ سے خدا ایسے لوگون کی مٹھی نکالیگا جنہون نے کوئی نیک عمل نکیا ہوگا۔

ہشتم حدیث انس رضی اللہ عنہ کہ آنحضرت نے فرمایا تین چیزین ایمان کی جڑین ہین جو لا الہ الا اللہ کہے اِس سے رُک جانا۔ نہ اسکو گناہ

عن انس قال رسول اللہ ثلث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ (ابو داؤد)

دینے سوائے کفر و شرک) کے سبب کافر کہو او نہ کسی عمل سے (بجز کفر و شرک) اسلام سے نکالو باقی دو چیزونکا ذکر بضمن حاشیہ صفحہ ۲۶۲ نمبر سابق مین گذرا

اِس مضمون کی حدیثین اور بہت ہین جنسے ثابت ہوتا ہے کہ کبایر مندرجہ احادیث سابقہ الذکر سے (جنپر شارع نے کفر کا اطلاق کیا ہے اور انکی سزا مین بہشت کو حرام فرمایا ہے) کفر شرعی اصطلاحی مراد نہین۔ اور نہ اُسکی سزا سے یہہ مراد ہے کہ ہمیشہ دوزخ مین رہیگا۔

یہہ جو کچھہ ہمنے کہا ہے اور اسکے مطابق احادیث کا مطلب بیان کیا ہے اکثر سلف اور تمام اہلحدیث و جمہور فقہا و متکلمین اہلسنت کا قول ہے جنکے مذہب و اعتقاد مین اصل ایمان (جسپر دخول جنت و عدم خلود نار کا مدار ہے) تصدیق یا تصدیق معہ اقرار توحید و رسالت کا نام ہے۔ اور اعمال حسنہ کا کرنا اور اعمال بد سے بچنا اصل ایمان کی شرط یا جزء نہین صرف اسکے کمال کا جزو ہے۔ انکے نزدیک جو +

+ فلا یجعل تارک العمل خارجا عن الایمان بل یقطع بدخول الجنة وعدم خلوده فی النار وهو مذهب اکثر السلف وجمیع ائمة الحدیث وکثیر من المتکلمین والمحکی عن مالک والشافعی والاوزاعی وعلیه اشکال ظاهر وهو انه کیف لا ینتفی الشیئ اعنی الایمان مع انتفاء رکنه اعنی الاعمال وکیف یدخل الجنة من لم یتصف بما جعل اسما للایمان وجوابه ان الایمان یطلق علی ما هو الاصل والاساس فی دخول الجنة وهو التصدیق وحده او مع الاقرار وعلی ما هو الکامل المنجی بلا خلاف وهو التصدیق مع الاقرار والعمل علی ما اشیر الیه بقوله تعالی انما المؤمنون الذین اذا ذکر الله وجلت

قلوبهم الی قوله اولئک هم المؤمنون حقا۔ (شرح مقاصد)

باب قول النبی صلعم بنی الاسلام علی خمس وهو قول وفعل ولابی ذر عن الکشمیهنی وعمل بدل فعل وهو اعم من عمل القلب والجوارح لتدخل العبادات والاعتقادات وهو موافق لقول السلف اعتقاد بالقلب ونطق باللسان وعمل بالارکان وارادوا بذلک ان الاعمال شرط کماله۔ الی ان نقل عن بعض المعتزلة ان الایمان العمل والنطق والاعتقاد ثم قال والفارق بینه وبین قول السلف انهم جعلوا الاعمال شرطا فی الکمال والمعتزلة جعلوها شرطا فی الصحة۔ (قسطلانی)

ولا نکفر مسلما بذنب من الذنوب وان کانت کبیرة ای کما یکفر الخوارج مرتکب الکبیرة اذا لم یستحلها ولا نزیل عنه اسم الایمان ونسمیه ای مرتکب الکبیرة مومنا حقیقة ای لا مجازا لان الایمان هو التصدیق بالجنان والاقرار باللسان واما العمل بالارکان فهو من کمال الایمان وجمال الاحسان عند اهل السنة والجماعة وشرط او شطر عند الخوارج والمعتزلة (شرح فقه اکبر امام الائمة ابوحنیفه علیه الرحمة

شخص تصدیق و اقرار توحید رسالت کے ساتھہ طاعات کا ملتزم اور معاصی سے مجتنب ہے وہ مومن کامل الایمان ہے جو اولی دخول بہشت کا بلا مس عذاب مستحق و امیدوار ہے۔ اور جو کسی طاعت مین قاصر ہے یا کسی گناہ کا مرتکب ہے وہ مومن ناقص الایمان ہے جو گناہ کی سزا بھگتکر بہشت مین جانیکی امید رکھتا ہے۔

امام بخاری نے اسی مذہب کے مطابق اور اسی معنی کے ارادہ سے اپنی کتاب کے متعدد ابواب مین نماز۔ روزہ۔ زکوۃ۔ کہانا کہلانے مسلمانون کو زبان کے اید اسے بچانے وغیرہ اعمال حسنہ کو جزو ایمان و اسلام ٹھہرایا ہے اور اُنکے مقابل اعمال بد (ناشکری خاوند۔ بغض انصار۔ جہوٹ۔ وعدہ خلافی۔ خیانت وغیرہ اعمال بد) کو کفر و نفاق مین داخل کیا چنانچہ اُس حدیث کی تفسیر مین جسمین زانی کو بے ایمان کہا گیا ہے صاف فرمایا ہے کہ وہ بوقت زنا مومن کامل

> قال ابو عبد اللہ لا یکون هذا مومنا تاما و لا یکون له نور الایمان۔ (مشکوۃ و صحیح بخاری صفحہ ۳۳۶)

نہین ہوتا اور اسمین [illegible] ایمان نہین رہتا۔

✝ قال الامام ابو الحسن علی بن خلف بن بطال المالکی المغربی فی شرح صحیح البخاری فی باب من قال ان الایمان هو العمل **فان قیل** قد قدمتم ان الایمان هو التصدیق **قیل** التصدیق هو اول منازل الایمان و یوجب للمصدق الدخول فیه و لا یوجب له استکمال منازله و لا یسمی مومنا مطلقا (ان المطلق یحمل علی الفرد الکامل هکذا قالوا) هذا مذهب جماعة اهل السنة ان الایمان قول و فعل قال ابو عبید و هو قول مالك و الثوری و الاوزاعی و من بعدهم من ارباب العلم و السنة الذین کانوا مصابیح الهدی و ائمة الدین من اهل العراق و الحجاز و الشام و غیرهم قال ابن بطال و هذا المعنی اراد البخاری اثباته فی کتاب الایمان و علیه بوب ابوابه کلها فقال باب امور الایمان و باب الصلوة من الایمان و باب الزکوة من الایمان و باب الجهاد من الایمان و سائر ابوابه و انما اراد الرد علی المرجئة فی قولهم ان الایمان قول بلا عمل و تبین غلطهم و سوء اعتقادهم و مخالفتهم للکتاب و السنة و مذاهب الائمة (شرح صحیح مسلم للنووی)

اِس مذہب اہلسنت محدثین و سلف صالحین کے علاوہ اسباب مین اور بہت مذاہب ہین جنکی نقل و تفصیل کتب عقاید و شروح کتب حدیث مین موجود ہے ہم اسمقام مین ان مذاہب کا حاصل بلا تعرض دلائل نقل کرتے ہین - تاکہ ناظرین کو معلوم ہو کہ اس مذہب کے مخالف کون لوگ ہین پس وہ انکی موافقت سے بچین -

ازانجملہ ایک مذہب خوارج ہے جو قایل ہین کہ عمل ایسا جزو ایمان ہے کہ ایک حکم کے ترک کرنے - اور ایک گناہ کے مرتکب ہونے سے بہی انسان کافر ہو جاتا ہے - اور ہمیشہ دوزخ مین رہتا ہے -

وازانجملہ مذہب معتزلہ ہے جو خوارج کی طرح عمل کو داخل ایمان سمجہتے ہین مگر تارک طاعات و مرتکب گناہ کو کافر نہین کہتے بلکہ کفر و اسلام مین معلق رکہتے ہین (یہہ دونون مذہب تشدید و افراط مین ہین - اور انکے مقابل دو مذہب آیندہ تقصیر و تفریط مین ہین -

وازانجملہ مذہب [illegible]‡ [illegible] نہین سمجہتے ہین اور عمل کو کسیطرح ایمان مین دخل

---

† واما على الرابع وهو ان يكون الايمان اسما لفعل القلب واللسان والجوارح على ما يقال انه اقرار باللسان وتصديق بالجنان وعمل بالاركان فقد يجعل تارك العمل خارجا عن الايمان داخلا في الكفر والیہ ذهب الخوارج او غير داخل فيه وهو القول بالمنزلة بين المنزلتين واليه ذهب المعتزلة - شرح مقاصد ومثله في شرح البخاری للقسطلانی وشرح الفقه الاكبر وغيرها كما مر)

‡ ثم المرجية المذمومة من المبتدعة ليسوا من القدرية بل هم طائفة قالوا لا يضر مع الايمان ذنب ولا ينفع مع الكفر طاعة فزعموا ان احدا من المسلمين لا يعاقب على شیٔ من الكبائر - (شرح فقه اكبر)

الفرقة الرابعة من كبار الفرق الاسلامية المرجية يقولون لا يضر مع الايمان معصية كما لا ينفع مع الكفر طاعة - (شرح مواقف)

نہین جانتے نہ اصل حقیقت ایمان مین جیسا کہ خوارج و معتزلہ کہتے ہین اور نہ اسکے کمال مین جیسا کہ محدثین سمجھتے ہین انکا مقولہ ہے لا یضر مع الایمان معصیة ولا ینفع مع الکفر طاعة یعنی ایمان کے ہوتے کسی گناہ کا ضرر نہین پہنچتا اور کفر کے ہوتے کوئی عمل نیک نفع نہین دیتا وازانجملہ مذہب کرامیہ ہے جو تصدیق کو بھی ایمان سے خارج سمجھتے ہین صرف زبانی اقرار توحید و رسالت کو گو دل مین کفر و انکار ہو صحت ایمان کے لئے کافی سمجھتے ہین۔ اُن مذاہب کی شاخین بعضے اور مذاہب بھی ہین جنکی نقل و تفصیل شرح مقاصد و شرح مواقف و قسطلانی شرح بخاری مین موجود ہے۔

اس بیان مذاہب سے ثابت ہوا کہ جو مطلب احادیث مذکورہ کا ہمنے بیان کیا ہے اہلسنت و محدثین و فقہاء امت کے نزدیک بھی ان احادیث کا وہی مطلب ہے۔ اور ان کے نزدیک بھی مرتکب کبیرہ کافر و اسلام سے خارج نہین ہے اور اس مطلب کا خلاف خوارج و معتزلہ کا مذہب ہے۔

یہہ افعال و اقوال فسق کی نسبت کتاب و سنت کا حکم اور علماء اہلسنت کا قول بیان کیا گیا ہے یہی فسق اعتقادی (جسکو بدعت سے تعبیر کیا جاتا ہے) کا حکم ہے۔ جن احادیث سے مرتکب کبیرہ کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اُن ہی احادیث سے معتقد بدعت کا کافر ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو علماء اہلسنت محدثین متکلمین و فقہاء مرتکب کبیرہ کو کافر نہین کہتے وہی علماء مبتدعین اہل قبلہ کو کافر خارج از اسلام نہین جانتے۔ اور اہل بدعت کی روایت و شہادت کو قبول رکھتے ہین۔ اسباب مین محدثین و فقہاء کے اقوال ہم اشاعة السنہ نمبر ۹ و ۱۰ جلد اول مین بسط و تفصیل

---

† وقالت الکرامیة و بعض المرجیة الایمان ھو الاقرار باللسان دون عقد القلب (شرح مسلم)
والیہ ذھب الکرامیة حتی ان من اضمر الکفر واظھر الایمان یکون مومنا (ای عندھم) الا انہ یستحق الخلود فی النار و من اضمر الایمان اظھر الکفر لا یکون مومنا۔ (شرح مواقف)
وقالت الکرامیة ھو النطق بکلمتی الشھادة فقط (قسطلانی)

سے نقل کرچکے ہین۔ اس مقام مین بعض اور اقوال محدثین† و فقہا اور اقوال متکلمین نقل کئے جاتے ہین۔

امام **نواوی** شرح صحیح مسلم مین فرماتے ہین تو جان لے اہلحق کا یہی مذہب ہے کہ کوئی اہل قبلہ کسی گناہ کے بدلے کافر نہ سمجھا جاوے اور اہلبدعت کو بدعت کے سبب کافر نہ کہا جاوے۔ ہان جو ایسی بات سے انکار کرے جو دین سے بداہتہً معلوم ہو جیسے حشر اجساد یا نماز روزہ وغیرہ قطعی احکام بترجم اسکو مرتد کہا جاوے بجز ایسے شخص کے جو نو مسلم اور احکام اسلام سے ناواقف ہو یا کسی جنگل مین بلاد اسلام سے دور ہو پرورش پایا ہو اسکو ان باتون سے آگاہ کیا جاوے پہر بہی نہ مانتے تو اسکو کافر کہا جاوے ایسا ہی اس شخص کو کافر کہا جاوے جو زنا شراب خوری وغیرہ محرمات‡ قطعیہ کو حلال جانے۔

واعلم ان مذهب اهل الحق انه لا یکفر احد من اهل القبلة بذنب ولا یکفر اهل الاهواء و البدع وان من جحد ما یعلم من دین الاسلام ضرورة حکم بردته وکفره الا ان یکون قریب عهد بالاسلام او نشاء ببادیة بعیدة او نحوه ممن یخفی علیه فیعرف ذلک فان استمر حکم بکفره وکذا حکم من استحل الزنا والخمر او القتل او غیر ذلک من المحرمات التی یعلم تحریمها ضرورة۔ (شرح **نووی**)

---

† اس بات کو ناظرین خیال مین رکہین۔ اور جہان کہین استحلال معصیۃ پہ حکم تکفیر لگایا گیا ہے اس مین اس کا لحاظ کرین۔

‡ محدثین کے اقوال اہلحدیث کی فہمایش کے لئی ہین۔ اور فقہاء و متکلمین کے اقوال اہل تقلید کے لئے۔ اب اس مسئلہ مین نہ اہلحدیث کو جای کلام ہے نہ مقلدین فقہا کو۔ اہلحدیث کے ان اقوال سے تسکین نہ ہو تو وہ اشاعۃ السنہ نمبر ۹ جلد اول کا مطالعہ کرے۔ اور جو خود کچھہ علم رکہتے ہین وہ صحیح بخاری و مسلم کو کہولکر دیکہہ لین کہ ان مین کس کثرت سے اہل ہوا الخوارج وغیرہ کی روایتین موجود ہین اور جو لوگ تازہ مجتہد بخاری و مسلم کی روایات کو بہی نہ مانین وہ عمل بالحدیث کا نام نہ لین جبتک کہ اپنی عمل کے لئی ایسی کتابین تصنیف نہ کرلین جن مین اہلبدعت کی روایتین نہ ہون۔

اور شرح مقاصد مین کہا ہے۔ بحث ہفتم اہل قبلہ مخالفین حق کے کفر وایمان کے بیان

المبحث السابع فی حکم مخالف الحق من اهل القبلة فی باب الکفر والایمان ومعناه ان الذین اتفقوا علی ما هو من ضروریات الاسلام کحدوث العالم وحشر الاجساد وما اشبه ذلک اختلفوا فی اصول سواها کمسئلة الصفات وخلق الاعمال وعموم الارادة وقدم الکلام وجواز الرؤیة ونحو ذلک مما لا نزاع ان الحق فیها واحد هل یکفر المخالف للحق بذلک الاعتقاد وبالقول به ام لا والا فلا نزاع فی کفر اهل القبلة المواظب طول العمر علی الطاعات باعتقاد قدم العالم ونفی الحشر ونفی العلم بالجزئیات ونحو ذلک اما الذین ذکرنا فذهب الاشعری واکثر الاصحاب الی انه لیس بکافر وبه یشعر ما قال الشافعی لا ارد شهادة اهل الاهواء الا الخطابیة لاستحلالهم الکذب وفی المنتقی عن ابی حنیفة انه لم یکفر احدا من اهل القبلة وعلیه اکثر الفقهاء ومن اصحابنا من قال بکفر المخالفین۔ قال الاستاذ ابو اسحق الاسفرائنی نکفر من یکفرنا ومن لا فلا واختار الامام الرازی انه لا یکفر احد

مین اس سے مراد یہ ہے کہ جو لوگ ضروریات اسلام (جیسے عالم کا حادث ہونا اور قیامت کو جسمون کا اُٹھایا جانا اور اسی قسم کے اور مسایل) پر اتفاق رکھتے ہین اور ان مسایل کے سوا، اور مسایل مین (جیسے مسئلہ صفات باری اور خدا کے ارادہ کا عام ہونا اور اسکی کلام قدیم ہونا اور اسکے دیدار کا ممکن ہونا اور اسی قسم کے اور مسایل جنمین بلا خلاف حق ایک ہی جانب مین ہے) حق سے مخالف ہین آیا یہ لوگ کافر ہین یا نہین۔ اور ہمین اس مین نزاع نہین ہے جو اہل قبلہ ہو کر تمام عمر طاعات پر رہکر عالم کو قدیم سمجھے اور حشر جسمانی اور خدا کے علم متعلق جزئیات کی نفی کرے وہ کافر ہے۔ اُن لوگون کے حق مین جنکے کفر مین نزاع ہے۔ شیخ (ابو الحسن) اشعری کا یہ قول ہے کہ وہ کافر نہین۔ اسی کیطرف امام شافعی کا کلام مشعر ہے جو آپنے کہا ہے کہ مین تمام اہلبدعت وہوا کی شہادت قبول کرتا ہون بجز فرقہ خطابیہ کے (روافض سے ایک فرقہ کا نام ہے) جو جھوٹ بولنے کو حلال جانتے ہین (اسوجہ سے وہ بوں) ان کی شہادت کو نہین مانتا۔ منتقی مین امام

من اہل القبلۃ وتمسک بانہ لو توقف صحۃ الاسلام علی اعتقاد الحق فی تلک الاصول لکان النبی صلعم ومن بعدہم یطالبونہا من آمن ویفتشون عن عقایدہم۔ (شرح مقاصد)

سے منقول ہے کہ اُنہون نے کسیکو اہل قبلہ سے کافر نہین کہا اور اسیپر اکثر فقہا ہین اور ہمارے بعض لوگ ایسے بھی ہین جو اپنے مخالفین کو کافر کہتے ہین استاذ ابو اسحٰق اسفرائینی نے کہا ہے کہ جو ہم (اہلسنت) کو کافر کہتا ہے ہم اُسکو کافر کہتے ہین اور جو نہ کہے اسکو نہین کہتے۔ امام رازی نے بھی اسی بات کو اختیار کیا ہے کہ اہل قبلہ سے کسی کی تکفیر مناسب نہین اور اسپر اس دلیل سے تمسک کیا ہے کہ اگر صحت اسلام ان امور کے تحقیق پر موقوف ہوتی تو آنحضرت اور انکے بعد اور لوگ (صحابہ وغیرہ) مسلمانون سے اِس تحقیق کا مطالبہ کرتے اور ان امور مین اُن کے عقاید کو ٹٹولتے۔

اور **شرح مواقف** مین ہے۔ مقصد خامس اسباب مین ہے کہ آیا حق کے مخالف جو

المقصد الخامس فی ان المخالف للحق من اہل القبلۃ هل یکفر ام لا جمہور المتکلمین والفقہاء علی انہ لا یکفر احد من اہل القبلۃ قال الشیخ ابو الحسن فی اول کتاب مقالات الاسلام من اختلف المسلمون بعد نبیہم علیہ السلام فی اشیاء ضلل بعضہم بعضا وتبرا بعضہم عن بعض فصاروا فرقا متباینین الا ان الاسلام یجمعہم ویعمہم فہذا مذہبہ وعلیہ اکثر اصحابنا فقد نقل عن الشافعی انہ قال لا ارد شہادۃ احد من اہل الاہواء الا الخطابیۃ فانہم یعتقدون حل الکذب حکی الحاکم

اہل قبلہ ہین وہ کافر ہین یا نہین۔ جمہور متکلمین وفقہا اسیپر ہین کہ اہل قبلہ سے کسیکو کافر نہ کہا جائے شیخ ابو الحسن (اشعری) نے اول کتاب مقالات اسلام مین کہا ہے کہ مسلمان بعد زمانہ آنحضرت کے کئی چیزون مین مختلف ہو گئے ہین جنمین ایک دوسرے کو گمراہ کہتا ہے ایک دوسرے سے بیزار ہو کر جدا جدا فرقے ہو گئے ہین۔ پر اسلام سبکو جامع وشامل ہے یہہ اشعری کا مذہب ہے اور اسی پر ہمارے بعض اصحاب ہین۔ امام **شافعی** سے منقول ہے کہ اونہون نے کہا مین کسیکی شہادت اہل بدعت سے رد نہین کرتا بجز خطابیہ کے جو جھوٹ بولنے کو حلال

صاحب المختصر فی کتاب المنتقی عن ابی حنیفه
انه لم یکفر احدا من اهل القبلة وحکی ابو بکر
الرازی مثله عن الکرخی وغیره والمعتزلة
الذین کانوا قبل ابی الحسین تجاسروا فکفروا
الاصحاب فعارضه بعضنا بالمثل فکفرهم وقد
کفر المجسمة مخالفوهم من اصحابنا ومن المعتزلة
وقال الاستاذ ابو اسحق کل من یکفرنا
فنحن نکفره والا فلا اما علی ما هو المختار
عندنا وهو ان لا یکفر احد من اهل القبلة
ان المسایل التی اختلف فیها اهل القبلة من
کون الله عالما بعلم او موجدا لفعل العبد او
متحیزا ولا فی جهة ونحوها لم یبحث النبی
صلعم عن اعتقاد من حکم باسلامه فیها
ولا الصحابة ولا التابعون فعلم ان صحة
دین الاسلام لا یتوقف علی معرفة الحق
فی تلك المسایل وان الخطأ فیها لیس قادحا
فی حقیقة الاسلام (شرح موقف)

جانتے ہین اور حاکم مصنف مختصر نے کتاب منتقی
مین امام ابو حنیفہ سے نقل کیا ہے کہ اونہون نے
کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہا ایسا ہی ابو بکر رازی
نے کرخی سے نقل کیا ہے۔ معتزلہ نے جو ابو الحسین
سے پہلے تہے کئی امور مین ہمارے لوگون کو
کافر کہا ہے اسکے مقابلہ مین ہمارے لوگون نے
بہی انکو کافر کہا ہے۔ مجسمہ نے ہمکو اور معتزلہ دونو
کو کافر کہا ہے۔ استاد ابو اسحق نے فرمایا ہے
جو ہمکو کافر کہتا ہے ہم اسکو کافر کہتے ہین جو نہین
اسکو نہین۔ ہمارے نزدیک مذہب مختار یہی ہے
کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے کیونکہ جن مسایل
مین ہمارا انکا اختلاف ہے کہ خدا تعالی اپنے علم سے
عالم ہے یا ذات سے اور وہ بندے کے فعل کا موجد
ہے اور وہ کسی جہة اور مکان مین نہین ہے۔ ان
مسایل مین آنحضرت نے کسیکے اعتقاد سے جس کو
اسلام سکہلایا بحث نہین کی اور نہ انکے بعد صحابہ
و تابعین نے۔ اس سے معلوم ہوا کہ دین اسلام
کی صحت ان مسایل کے تحقیق پر موقوف نہین اور انمین خطا حقیقت اسلام مین قدح نہین کرتی۔
اور شرح فقہ اکبر مین کہا ہے کہ علماء کے اس قول مین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے اور

والجمع بین قولهم لا یکفر احد من اهل القبلة وقولهم
یکفر من یقول بخلق القرآن او استحالة الرؤیة او سب

اس قول مین کہ جو قرآن کو مخلوق کہے یا شیخین
(ابو بکر و عمر رض) کو گالی دے یا لعنت کرے وہ کافر ہے

او لعنهما وامثال ذلك مشكل كما قال شارح
العقايد وكذا قال شارح المواقف ان جمهور المتكلمين
والفقهاء على انه لا يكفر احد من اهل القبلة
وقد ذكر في كتب الفتاوى ان سب الشيخين كفر
وكذا انكار امامتهما كفر ولا شك ان امثال
هذه المسئلة مقبولة بين جمهور المسلمين فالجمع
بين القولين المذكورين مشكل انتهى ووجه
الاشكال عدم المطابقة بين المسائل الفرعية
والدلائل الاصولية التي من جملتها اتفاق
المتكلمين على عدم تكفير اهل القبلة المحمدية
ويدفع الاشكال بان نقل كتب الفتاوى [illegible]
مع جهالة قائله وعدم اظهار دلائله الشرعية
من ناقله اذ مدار الاعتقاد في المسائل الدينية
على الادلة القطعية على ان في تكفير المسلم
قد يترتب مفاسد جلية وخفية فلا يفيد
قول بعضهم انما ذكروه بناء على الامور التهديدية
والتغليظية (شرح فقه اکبر)

موافقت و مطابقت مشکل ہے چنانچہ شرح عقاید
و شرح مواقف کے مصنفون نے کہا ہی کہ جمہور متکلمین
اور فقہا یہہ کہتے ہین کہ اہل قبلہ کو کافر نہ کہا جاوے
اور کتب فتاوی مین یہ لکہا ہی کہ سب شیخین کفر ہی
ایسا ہی انکی امامت سے انکار کفر ہی اور ایسے مسایل
جمہور مسلمانون مین مقبول ہو رہے ہین پس ان دونو
مین مطابقت مشکل ہے یعنی ان مسایل فرعیہ اور
دلایل اصولیہ مین کہ از انجملہ عدم تکفیر اہل قبلہ پر متکلمین
کا اتفاق ہی موافقت نہین ہی - یہہ اشکال یون دفع
ہوسکتا ہے کہ کتب فتاوی کی نقل باوجود ناقل
[illegible] مجہول ہونے اور دلایل سے ظاہر نہونے کے
لایق سند نہین کیونکہ مسایل اعتقادی کی بنا قطعی
دلایل پر ہی - علاوہ یہہ کہ مسلمان کو کافر کہنے مین
جلی و خفی مفاسد ہین - پس ہمین بعض لوگون کا
قول مفید نہین - انہون نے جو کچہہ کہا ہی تہدیدًا
ڈرانے کو کہا ہے -

یہہ آخر کتاب مین کہا ہے اور اس سے پہلے ذیل اس قول متن کے کہ ہم مرتکب کبیرہ کو کافر
نہین کہتے اور اس سے ایمان کا نام دور نہین کرتے (جو حاشیہ صفحہ ۳۰۸ مین منقول ہوا ہی
باقی آیندہ

ہندوستان[+] کے حدیث پر عمل کرنیوالے وہابی نہین لایق توجہ گورنمنٹ

نمبر ۲

لفظ وہابی کے آجکل کے عرف مین ایک معنی[‡] مفسد و باغی کے بھی ہین اور اس معنی کر اہلحدیث ہند کا وہابی نہ ہونا جس تفصیل سے نمبر سابق مین ثابت ہوچکا ہے ناظرین پر مخفی نہین ہے اس نمبر مین ہم یہہ بیان کرنا چاہتے ہین کہ جو کچھہ ہم نے نمبر سابق مین بیان کیا ہے وہ صرف

[+] ہندوستان سے تمام ملک ہند مراد ہے جسمین پنجاب بھی شامل و داخل ہے -

[‡] نوٹ: آنریبل سید احمد خان بہادر سی ایس آئی نے جو انپا اور تمام گروہ اہلحدیث کا وہابی ہونا رسالہ جواب ڈاکٹر ہنٹر مین تسلیم کیا ہے وہ اور معنی کر ہے - چنانچہ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۱۴ مین فرماتے ہین "وہابی وہ ہے جو خالصةً خدا کی عبادت کرتا ہو [illegible] اور بدعت کی آمیزش سے پاک ہو" - اور تہذیب الاخلاق ماہ رجب ۹۶ھ مین بھی معنی بیان فرما کر لکھتے ہین "ہم انہی معنوں مین جو علانیہ بتا چکے ہین دونون قسم یعنی مقلد و لامذہب وہابیون پر اور خود اپنے پر وہابی کا لفظ اطلاق کرتے ہین" **پھر ان کا** یہہ تسلیم کرنا بھی جبرًا و اضطرارًا بطور مماشاة مع الخصم ہے نہ قصدًا و اختیارًا برضا و رجزم - لوگون نے انکو وہابی کہا اور محمد عبد الوہاب کیطرف منسوب کیا تو انہون نے اسکو تسلیم کر لیا کہ چلو وہابی ہین تو وہابی ہی سہی - (وہابی ہونیکے معنے یہ ہین جو بیان کئے ہین) اور اسمین برا ہی کیا ہے **ورنہ خوب جانتے ہین** کہ در اصل اس گروہ کا نام اہلحدیث ہے - اور اس فرقہ کے کسی آدمی کو محمد بن عبد الوہاب کی طرف منسوب ہونیکا اقبال نہین ہے - چنانچہ اسی رسالہ کے صـ۱۰ مین لکھتے ہین ڈاکٹر ہنٹر صاحب اپنی کتاب کے صـ۵ مین تحریر فرماتے ہین کہ وہابیت ایک ایسا طریقہ ہے جسکے رو سے مذہب اسلام ایک خالص توحید کی صورت ہو جاتا ہے یہ بالکل صحیح ہے لیکن اس موقع پر مین یہہ بات کہتا ہون کہ قبل اس سے کہ حال کے زمانہ کی مسلمانون

یا نواب صاحب بہوپال کی (جنکی کلام سے ہمنے اپنے دعاوی پر استشہاد کیا ہے) رائے ہے
یادہ عام قوم اہلحدیث ہند کی رائے ہے جہانتک ہمارے علم و تجربہ کو رسائی ہوئی ہے اس سے

نے مذہب اسلام مین نئی باتین اور اختراعی رسمین ایجاد کین حضرت محمد رسول اللہ کے زمانہ مین بھی اسلام کی بعینہ یہی صورت تھی۔ مذہب اسلام ابتدا مین بہت سے برسون تک ایک ایسا مذہب رہا جسکا منشا صرف ذات باری کی پرستش تھی مگر سنہ ہجری کے دوسری صدی مین جبکہ اسکے اصول کی نسبت علماء کے خیالات قلمبند ہوئے تو اسکے چار فرقہ قایم کئے گئے یعنی حنفی و شافعی و مالکی و حنبلی اور کچھہ عرصہ تک مسلمانون کو یہ اختیار حاصل رہا کہ ان فرقون مین سے جس کسیکے مسئلہ کو چاہین پسند کرین اور اسکی پیروی کرین لیکن جب بنی امیہ اور بنی عباس بادشاہ ہوئے تو انہون نے ایک حکم تمام مسلمانون کے نام اس مضمون کا جاری کیا کہ وہ ان چار فرقون مین سے کسی ایک فرقہ کے تمام مسئلونکو قبول کرلین چنانچہ بعد اس حکم کے جو لوگ اسکے خلاف کرتے تھے انکو سزا دیجاتی تھی چنانچہ اس جبری حکم کے باعث آزادانہ رائے کا اظہار مسدود ہوگیا اور مذہبی دست اندازی کا بڑا زور و شور ہوا مگر اسوقت مین بھی بہت سے آدمی ایسے تھے جو خفیہ اصلی مذہب کے پابند تھے اور ظاہر انکی یہ جرات نہ تھی کہ سوائے چند معتمد آدمیون کے کسی سے اپنی رائے کا اظہار کرین اور ایسے لوگ اُس زمانہ مین **اہلحدیث کہلاتے** تھے جو حضرت رسول اللہ کے قول کے معتقد تھے اور مندرجہ بالا چارون فرقون کے مسئلون کے پابند نہ تھے پس رفتہ رفتہ حکم مذکور الصدر اور زیادہ تشدد کی ساتھ جاری کیا گیا یہان تک کہ آخر کار وہ بہت سے مسلمانون کے مذہب کا ایک بڑا اصول ہوگیا اور پھر **اہلحدیث** سے بھی عوام الناس رفتہ رفتہ عداوت کرنے لگے اور اصول شرع مین سچے مسلمانون کے نزدیک وہ قابل ملامت قرار دئے گئے غرضکہ سنہ ۱۷۰۰ء کے شروع تک تمام مسلمانون کی یہی حالت رہی۔ اسکے بعد عرب مین ایک ملکی لڑائی برپا ہوئی چنانچہ عبد الوہاب بادشاہ نجد کے بیٹے نے اپنے مخالفون کو شکست دی اور خاص اپنے پیدا کئے ہوئے تخت پر بیٹھا مگر اسکا عقیدہ

بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہہ عام قوم اہلحدیث کی رائی ہے ۔

اسپر ہم سردست دو شہادتین (ایک داخلی ایک خارجی) پیش کرتے ہین اور

وہی تہا جو اہل حدیث کا تہا چونکہ وہ اپنے عہد مین سب سی زیادہ قوت رکھتا تہا لہذا
اُس نے علانیہ مذہب کے عقاید کی ہدایت کی اور جہانتک ہوسکا انکو جاری کیا اُسکی
وفات کے بعد اسی کے عقیدہ کا ایک اور بادشاہ تخت نشین ہوا جس نے اپنی جلوس کے
بعد بہت جلد مکہ معظمہ کی زیارت کی تیاری کی لیکن جسوقت اس نے مکہ معظمہ کے شریف
سی اپنے عقیدہ کے بموجب زیارت کرنیکی اجازت چاہی تو اس نے اسکی درخواست کو قبول
نہ کیا۔ اس وقت اس بادشاہ نے کہا کہ کسی شخص کو یہہ استحقاق حاصل نہین ہی کہ مجکو مکہ معظمہ
مین جانیسی روکے ۔ چنانچہ وہ اندر گہس گیا اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ دونون کو فتح
کرلیا بعد اسکے اُس نے اُن تمام دستورون اور رسمون کو موقوف کیا جو خالص مذہب
اسلام مین لوگون کی طرف [illegible] گئے تہے اور ان چار نشانون کو جو درگاہ مقدس کے
اندر گویا ان چار فرقون کے پیرون کے واسطے بنائی گئے تہے ان کو اور بعض اولیاء اللہ
کی قبرون کو جن کو بہت لوگ بمنزلہ بُت کے پوجتے تہے توڑ ڈالا پہر چند روز بعد اس بادشاہ
کو محمد علی پادشاہ مصر نے شکست دی جسکی سبب سی وہ مجبور ہوکر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ
سے چلا گیا ۔ پس جاہل مسلمانون کو ان زیادتیون سے (جیسا کہ وہ اپنی رائے مین سمجھتے تہے)
جو **اہلحدیث** نے کی تہین نہایت رنج ہوا جسکے سبب سی جاہل قوم ترک اور عبد الوہاب
کے معتقدون کے درمیان ایک سخت عداوت پیدا ہوگئی ۔ پس اس زمانہ سی عبد الوہاب
کے پیرو بجائے اہلحدیث کی کہلانے لگے ۔ یہودیون نے بہی حضرت عیسی علیہ السلام
کے معتقدون کے ساتہہ ایسا ہی سلوک کیا تہا جسکو وہ نصرانی کہتے تہے ۔ اور ہندوستان
مین اہل اسلام کی حکومت مین قوم ترک اور وہ پٹھان بادشاہ جو حنفی فرقہ مین سی تہے اور
مذہبی تحمل کے بالکل مخالف تہی اور قوم مغل کے بادشاہون کے عہد مین بجز اکبر کے عہد کے

اپنی مصلحت اندیش گورنمنٹ اور ملک سے امید رکھتے ہین کہ پوری توجہ و انصاف سے ان شہادتون کو سُنین۔ پس اگر اِن شہادتون کو راست اور ہمارے دعوی کے مصدق پاوین تو جو داد ہم اُن سے چاہتے ہین وہ داد دین ✤

پچھلے زمانہ کی یہی حالت رہی اِس سبب سے اُس زمانہ مین **اہلحدیث** کے پیرو یعنے وہابی بغیر اندیشہ کے اپنے مسئلون کی ہدایت نہین کر سکتے تھے البتہ اب حکومت انگریزی کے قایم ہونے کے بعد انگریزون کے اِس اصول کے باعث کہ وہ کیسے مذہب مین مطلق دست اندازی نہین کرتے ہین **اہلحدیث** کے پیرو پھر خبردار ہوئے اور اُنہون نے علانیہ اور بلاخوف و خطر وعظ کہنے شروع کئے پس ہندوستان کے مسلمان بھی اُن سے ایسی ہی دلی عداوت رکھنے لگے جیسیکہ تُرک عرب کے **اہلحدیث** سے عداوت رکھتے تھے اور وہ بھی انکو وہابی سمجھتے تھے وہابیت کی یہہ تاریخ ہے جو صدر مین بیان کی گئی جس سے ڈاکٹر ہنٹر صاحب اس قدر خالف ہین۔

اور اس رسالہ کے صفحہ ۱۱ مین فقرہ منقولہ صدر سے پہلے فرمایا ہے کہ ہم تو عام مسلمانون مین اور وہابیون مین کچھہ تفرقہ نہین پاتے اور یہہ بھی کچھہ ضرورت نہین ہے کہ وہابی وہی ہے جو صرف عبدالوہاب کا مقلد ہے۔ سبہی حنفی مالکی یا اہل اسلام کے دوسرے فرقہ کا آدمی بھی وہابی ہو سکتا ہے اور جہانتک ان اطراف مین ہمکو وہابیون کے دیکھنے کا اتفاق ہوا جب کسی وہابی سے پوچھا کہ تم کس فرقہ مین سے ہو ہمیشہ وہ اپنے تئین اہل سنت والجماعت ظاہر کرتا ہے وہابی وہ ہے جو خالصتہً خدا کی عبادت کرتا ہے" الخ۔

یہہ کلام انزایبل صاحب صاف ناطق ہے کہ اِس گروہ کا قدیمی نام اہلحدیث ہے وہابی نہین ہے اور صاحب موصوف بھی اپنے آپ اور تمام اہلحدیث ہند کو وہابی بمعنے پیرو عبدالوہاب نہین جانتے صرف لوگون کے کہنے سے اِن پر لفظ وہابی کا اطلاق تسلیم کرتے ہین پھر اس لفظ کے معنی تصحیح کرتے ہین جیسے انسے پہلے ایک شخص نے اس لفظ کو ماخذ اسکی تشریح مین یہ مصرعہ کہا ہے ع وہابی کے معنی ہے رحمان والا۔ **ہمارے خیال** مین اس سچے اور صحیح معنی کا مصداق و محل ہو کہ یہی وہابی کہلاویگی

✤ یہہ تفسیر مخالف گزرعیہ ہے — حاشیۃ الحاشیۃ